ں کرنے والے مدقوع سے ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اہل اسلام
ش مانتے ہین اور فنا نہین مانتے ایسے ہی نجات کا اعانہ
م نہین مانتے بہلا جس مذہب کی عقلی حالت اسقدر گری ہوئی
ہ تو الہام کی حالت صحیح کا علم ہو نہ روح کی ماہیت کا علم ہو
جود اور ممکن الوجود کی تعریف سے خارج ہوکر ممتنع الوجود ہو
تنع الوجود ہے بہلا معرفت الہی اسی کا نام ہے کہ شروع مین
ین تہا اوس نے روح اور مادہ اپنی ملکیت پیدا کرکے آپ
الم بہی نہین تہا معلومات پیدا کرکے عالم ہوگیا۔ محیط کل بہی نہین
یدا کرکے محیط کل ہوگیا۔ حضرت اسلام کیا جانے معرفت الہی
مذہبون کی لوٹ مار کا مادہ تہا روحانیت اور عبادت کا
کو خواب مین بہی معلوم نہین اگر اس دعوے بیدلیل کو آپ
رتے تو اسقدر شرم اور ذلالت نہ برداشت کرنی پڑتی
و معرفت الہی ملجاوے تو سعدی کا یہ شعر بالکل غلط ہوجاوے
ی خدا را شناخت ✦ ✦ حضرت جبکہ آپکے ہادی امی یعنی
ں تھے تو آپ سوامی دیانند جیسے عالم باعمل کو جاہل علم سے
ں تو اور کون کہے چونکہ آپکی آنکہہ کو امی کی امت ہونے سے
ی کی عینک لگی ہوئی ہے اسواسطے آپکو ہر ایک عالم جاہل
م سے بے بہرہ ہی نظر آتا ہے۔ اگر کوئی دعوے بیدلیل
ب اور جہوٹہا ہوسکتا ہے لیکن دعوی با دلیل کرنا

تعصب مین شامل ہنین چونکہ اسلام کی سچائی کا دعوی بیدلیل ہے کیونکہ
وہ روحانیت سے جو مذہب کی جان ہے اپنے پیغمبر کی طرح امی محض ہے اوسے
خبر نہین۔ کہ روح کیا شے ہے خدا کیا شے ہے وہ فاعل بالارادہ ہے۔ یا خاصہ
لیکن ویدک دہرم مین اور اسلام مین نسبت ہی کیا ہے کیونکہ ویدک دہرم کا
ہر ایک مسئلہ عقل و علم کے موافق ہے ویدک دہرم الہام کی ضرورت
اوس کے مضمون۔ غرض اور مستحق کا پتہ لگتا ہے لیکن اسلام ان سے
سراسر خالی ہے ویدک دہرم کی روح واجب الوجود نجات ممکن الوجود ہے
چونکہ ویدک دہرم کوئی مذہب ہنین اسواسطے اوسکے سچا ہونے مین کوئی
شک ہنین کیونکہ اوسمین صرف خدا کو ماننا لازمی ہے اور خدا کا سچا ہونا
مسلمہ فریقین۔ لیکن اسلام مین خدا کے ساتھ پیغمبر کا ماننا بھی ضروری
ہے جسکا سچا ہونا محتاج ثبوت ہے اسواسطے حضرت آپ جو اسلام کو
سچا تبلاتے ہین وہ صرف سچائی کی تعریف سے ناواقف ہونیکے سبب
لیکن سوامی دیانند کا ویدک دہرم کو سچا تبلانا ثبوت واقفیت ہے۔

(حق پرکاش) راہ اون لوگونکی کہ نعمت کی ہے تونے اوپر اون کے سوائے
انکے جو غضہ کیا گیا ہے اوپر ان کے اور نہ گمراہون کا راستہ ہم کو دکھا۔

(محقق:) جب مسلمان لوگ تناسخ اور پہلے کئے ہوئے گناہ اور ثواب ہنین
مانتے تو بعض لوگون پر رحمت کرنے اور بعض لوگون پر نہ کرنے سے خدا طرفدار
ٹہیرتا ہے کیونکہ گناہ و ثواب کے بغیر رنج وراحت کا دینا صرف بے انصافی کی
بات ہے اور بلا سبب کسی پر رحم اور کسی پر غضب کی نظر کرنا بھی اوسکی خلاف ہے

بعید ہی۔ بلاوجہ وہ رحم یا غضب نہین کرسکتا اور جب اُن کے سابقہ سخت گناہ و ثواب ہی نہین تو کسی پر رحم اور کسی پر غضب کرنا یہ بات ہی نہین بن سکتی اور اس سورۃ کی شرح مین یہ الفاظ کہ۔ یہ سورت اللہ صاحب نے آدمیون کے موہنہ سے کہلائی کہ ہمیشہ اس طرح سے کہا کرین۔ درج ہین۔ اگر یہ بات درست ہے تو۔ الف۔ حروف بہی خدا ہی نے پڑہائے ہونگے۔ اگر کہو کہ بلا حروف جانئے کے اس سورۃ کو کیسے پڑہ سکتے۔ تو سوال یہ ہی کہ کیا حلق ہی سے بلائے اور بولتے گئے۔ اگر یہ درست ہے تو سب قرآن ہی زبانی پڑہایا ہوگا۔ یہ سمجھنا چاہیئے کہ جس کتاب مین طرفداری کی باتین پائی جاوین وہ کتاب خدا کی بنائی ہوئی نہین ہوسکتی۔ مثلاً عربی زبان مین نازل کرنے سے عرب والون کو اسکا پڑہنا سہل اور دوسری زبان والون کو مشکل ہوجاتا ہے۔ اس سے خدا طرفدار ٹھیرتا ہے۔ اور جسطرح کہ خدا نے کل دنیا کے رہنے والے آدمیون پر نظر انصاف سے سب ملکون کی زبانون سے نرالی سنسکرت زبان مین کہ جو سب ملک والون کے لئے یکسان محنت سے حاصل ہوتی ہے ویدون کو نازل کیا ہے ایسی ہی زبان مین اگر نازل کرتا تو یہ نقص عائد نہ ہوتا۔

(مدقق) کیا ہی نئی منطق ہے محقق جی۔ کیا پہلے اعمال کی وجہ ہی سے رحم اور انعام ہوسکتا ہے۔ اس جنم کے اعمال کوئی شے نہین۔ سنئے اور غور سے سنئے اُسی جنم کے نیک اعمال اُنکے لئے موجب انعام ہوئے تھے دوسری آیۃ ان معنی کی شرح کرتی ہی۔ جہان خدا تعالے نے ان انعام

پانچوانون کو خود ہی تبلاکر آپ کے لایعنی سوال کو حل کر دیا ہے۔

(تہذیب) حضرت آپکو منطق آتی ہوتی تو آپ ایسے غلط دعوے کو
کبھی نہ کرتے کیونکہ ہر ایک پہل سے پہلے اوسکا کارن یا سبب ہوتا ہے
اور آپکا خدا نیکون اور بدون کے دلپر پیدائش کے ساتھہ ہی مہر
لگاتا ہے جس سے وہ نیک بد پیدائشی ہوتے ہین۔ پس بغیر پچھلے جنم کے
اعمال کے یہ بات ناممکن ہے اس جنم کے اعمال سے تو انعام تب پاتے جب
خدا نے اونکو اعمال کرنے مین مختار کیا ہوتا لیکن جب اونکے دلون پر مہر
لگائے گئے پیدائش کے وقت جو کچھ لوگ آرام پاتے ہین اور کچھ تکلیف
اسکا کیا سبب ہے۔ کیا وہ تکلیف اور آرام خدا کے غضب اور انعام سے
علیحدہ ہے لیکن آپکے خیال کے مطابق ہر ایک آرام اور تکلیف خدا کی
طرف سے ہوتی ہے لہذا اس تفریق کا سبب پہلے ہونا چاہیئے جو سوائے
پورانے اعمال کے دوسرا نہین ہو سکتا۔

(حق پرکاش) جن پر اللہ نے انعام کیا وہ نبی اور بڑے سچے اور
نیک صالح لوگ ہین۔ ہان یہ خوب سوجھی کہ خدا نے حرف بڑہائے ہونگے
محقق جی کے بھولے بھالے بچون کے سے سوال سنکر بے اختیار ہنسی آتی ہے
پھر جب ایسے شخص کو ایک قوم کا لیڈر سنتے ہین تو بلا تکلف زبان پر جاری
ہوتا ہے۔ سے بت بھی خدائی کرتے ہین قدرت خدا کی ہے + سوامی جی
مہاراج جس طرح وید آپ کے ملہمون کو تبلائے گئے تھے اسی طرح قرآن بھی
مسلمانون کو سکھایا گیا ذرہ مذکورہ بالا منتر دن پر غور کیجئے۔

(تکذیب) کیون حضرت اُمی پیغمبر پر بھی الہام ہو سکتا ہے اوس سے کیا نام
پہونچا۔ اگر کہو اوس کے چال چلن سے لوگ نصیحت پکڑتے تھے تو یہ امر
غلط ہی۔ کیونکہ جہان حضرت علم سے بے بہرہ یعنی اُمی ہونیکے سبب بادہ خدا
شناسی سے محروم تھے۔ کیونکہ کوئی بے علم بقول سعدی خداشناس ہو
نہین سکتا۔ وہان عورتون کی محبت سے ایسے دنیا مین پھنسے ہوئے تھے
کہ اونکا خدا سے پریم ہو ہی نہین سکتا تھا۔ جیسا کہ کہا ہے۔ ؎ ہم خدا خواہی و
ہم دنیائے دون ۔ این خیال ست و محالست و جنون ۔ حضرت جس نے
منہ بولے بیٹے کی عورت کو بلا نکاح شرعی گھر مین ڈالکر شہوت پرستی کا
ثبوت دیا ہو ایسے نبی سے لوگون کا اخلاق کسطرح درست ہو سکتا تھا
اسواسطے قرآن کا بنی الہام دینا مصنف قرآن کی غرض کا ثبوت ہے
اپنے یہ جو بتلایا کہ جسطرح وید سکہلائے اوسیطرح قرآن بہی سکھلایا سراسر
خلاف ہی۔ کیونکہ وید الہام کی تعریف کے اندر آتے ہین اور قرآن الہام کی
تعریف مین نہین آتا۔ کیونکہ وہ بلا واسطے [illegible] حضرت کے دل مین نہین
ڈالا گیا۔ کیا آپکا یہ جواب اس کہانی کو ثابت نہین کرتا کسی جاہل
سے کسی نے سوال کیا کہ خدا نے سورج کو کسطرح روشنی دی اوس نے چراغ
جلا کر دکھلا دیا کہ جسطرح مینے چراغ جلایا۔ دوسرے آدمی نے چراغ کو
ہاتھہ مار کر بجھا دیا اور کہا کہ تم اسطرح سورج کو روشنی کو دور کردو تاکہ
تمہارا دعویٰ ثابت ہو جاوے۔ حضرت وید اوسوقت ہوا جبکہ اوسکی
ضرورت تھی۔ کیونکہ اوس سے پہلے کوئی علمی کتاب نہ تھی لیکن قرآن

اوسوقت بنایا گیا جسوقت اوسکی ضرورت ہی نہ تھی۔ ہم آپکو زور سے چیلنج دیکر
کہتے ہین کہ اگر آپ مین ذرا بھی اسلامی حمیت باقی ہے یا ذرا شرم دامنگیر ہے
تو اس سوال کا جواب دیکر قرآن کو غیر الہامی نہین بلکہ مفسد اخلاق کتاب ہونیکے
دھبے سے چھڑائیے (سوال یہ ہے) توریت سے پہلے دنیا مین کونسا علمی اصول نہ تھا
کہ جسکو ظاہر کرنیکے واسطے خدا نے توریت نازل کی اور توریت بھیجتے وقت
اللہ میان کیا بھول گئے تھے جسکو زبور نے پورا کیا اور زبور مین کیا کمی رہ گئی
تھی کہ جسکو انجیل نے پورا کیا۔ توریت زبور انجیل مین کونسی علمی کمی رہ گئی
تھی کہ جسکو قرآن نے پورا کیا۔ اگر اس سوال کا صحیح جواب دیکر اسلام کی
ہمدردی نہ کرینگے تو ہر ایک شخص سمجھ جاویگا کہ آپ اسلام مین صرف تنخواہ بینٹ
لینے اور کتابون سے فائدہ اوٹھانیکے واسطے ہی کام کرتے ہین سچائی سے محبت
اور اسلام سے ہمدردی ذرا بھی نہین۔

(حق پرکاش) بیشک جس کتاب مین طرفداری کی باتین ہون وہ خدا کی
نہین ہوتی۔ مگر یہ تو فرمائیے شودر کے گھر کا پکا ہوا کھانے سے جو آپ منع
کرآئے ہین خواہ وہ کیسا ہی بھلا مانس کیون نہ ہو (ستیارتھ پرکاش سملاس
نمبر ۱۰) یہ کس کتاب کا حکم ہے اور یہ آپ کی طرفداری تو نہین۔ محقق جی عربی
زبان مین قرآن کے نازل کرنے کی وجہ تو قرآن نے خود ہی تبلائی ہوئی ہے
سنو۔ خدا فرماتا ہے۔ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ
اٰيٰتُهٗ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۔ اگر ہم قرآن کو عربی کے سوا کسی اور زبان مین
اوتارتے تو عربی لوگ کہتے کہ اسکے حکمون کو واضح کیون نہین کیا [illegible]

کلام عجمی اور مخاطب عربی) چونکہ اول مخاطب اسکے عرب کے لوگ تھے اسلیئے
اُسی زبان مین نازل ہوا۔ اُنہون نے اسکو سمجھکر دوسرے لوگون کو سمجھا دیا۔
یہی عین انصاف ہے فرق صرف آپ کی سمجھہ کا ہے۔

(تکذیب ۱۰) افسوس حضرت جس اعتراض کو دور کرنیکے لیئے خدا نے قرآن عربی
زبان مین نازل کیا چونکہ وہ اعتراض اب بھی بنا ہوا ہے بھلا جب آپکے خدا کو
بھی صحیح جواب دینا نہین آتا تو آپکو کہان سے آتا۔ کیونکہ عربی مخاطب کیواسطے
اگر عجمی کلام جاننے اعتراض ہے تو آپ جیسے ہندی نژاد کے واسطے عربی کلام
پر بھی وہی اعتراض ہے۔ کیون مدقق صاحب آپنے دعوے بیدلیل اور ترجیح
بلا مرجح کرنیکی عادت کیا خدا ہی سے سیکھی ہے یا آمی پیغمبر سے کیا وجہ ہے
کہ خدا نے اول عربون کو مخاطب کیا۔ حضرت بلا سبب آپکے خدا کا عربون مین
سے بھی ایک امی کو مخاطب کرنا انصاف نہین بلکہ صریح بے انصافی ہے چونکہ
جاہل عربی لوگ روحانی مسائل اور معرفت سے خالی تھے اسواسطے یہ کلام اونہین
جاہلون کی بیماری کے لائق ہو آپ ہندی ہوکر اسکے درپے ہین کیونکہ یہہ
آپکی بیماری کا علاج نہین۔ اسیواسطے خدا نے یہ نسخہ دیتے وقت آپکو
مخاطب نہین کیا پس جسقدر ہندوستانی مسلمان ہین اونکو آپکے ساتھ
شامل ہوکر قرآن کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ حضرت سوامی جی کا اعتراض بجا
قبول کرکے یہ کہنا کہ آپکی سمجھہ کا فرق ہے کیسی بے شرمی کی بات ہے۔ کیا ایک
مولوی فاضل اور مدقق کی یہ بات شایان شان ہے ہرگز نہین حضرت
اگر آپنے مہی خانخانہ کی سیر بھی کی ہوتی تو آپکی لیاقت سے یہ امید نہین تھی

لیکن می خانہ کے سیر دہ تمیز کہاں رہنے دیتی پس چونکہ آپنے مدہوشی کی حالت
مین لکہا ہے اسواسطے آپ معذور ہین۔ شودر کوئی خاص شخص یا قوم نہین بلکہ
لیاقت ہے۔ اسواسطے طرفداری نہین ہے۔

(حق پرکاش) یہ کتاب کہ جسمین شک نہین پرہیزگاری کی راہ دکہلاتی ہے
جو کہ ایمان لاتے ساتہہ غیب کے اور قایم رکہتے ہین نماز کو اور اوس چیز سے کہ جو ہم نے
دی خرچ کرتے ہین۔ وے لوگ جو اس کتاب پر ایمان لاتے ہین جو رکہی ہین
تیری طرف یا تجہہ سے پہلے اتاری گئی اور یقین قیامت پر رکہتے ہین یہ لوگ
اپنے پروردگار کی ہدایت پر ہین اور وہی چھٹکارا پانے والے ہین حقیقت کہ
جو لوگ کافر ہوئے اور ان پر تیرا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے وے ایمان نہ لاوینگے مہر کی
اللہ نے اوپر دلون انکے اور اوپر کانون اونکے کے اور انکی آنکہون پر پردہ ہے
اور ان کے واسطے بڑا عذاب ہے۔ (آیۃ ۲-۳-۴-۵-۶-۷-)

(محقق) کیا اپنے ہی موہنہ سے اپنی کتاب کی تعریف کرنا خدا کے دبدبہ
کی بات نہین۔ جو پرہیزگار لوگ ہین وے تو خود راہ راست پر ہین اور جو
جہوٹی راہ پر ہین اون کو یہ قرآن راہ ہی نہین دکہلا سکتا۔ تو پہر کس کام کا رہا۔
کیا گناہ و ثواب اور محنت کے بغیر خدا اپنے ہی خزانہ سے خرچ کرنے کو دیتا ہے
اگر دیتا ہے تو سب کو کیون نہین دیتا۔ اور مسلمان لوگ محنت کیون کرتے
ہین۔ اگر بائبل۔ انجیل وغیرہ پر اعتقاد لانا لازم ہے تو مسلمان انجیل
وغیرہ پر ایمان مثل قرآن کے کیون نہین لاتے اور اگر لاتے ہین تو قرآن کا
نازل ہونا کس واسطے ہے۔ اگر کہین کہ قرآن مین زیادہ باتین ہین تو کیا پہلی

لانے کی ضرورت تب ہوئی جب انسان فعل مختار ہوتا۔ لیکن آپکو سوچیئے کہ اپنی
اپنی خوشی سے بدی کرتا ہے جو اوس سے بچ سکے۔ بلکہ رسول۔ قرآن۔
اور خدا بھی اسباب کی مجبوری کا اقرار کر چکے ہین اسواسطے یہ دعوی آپکا
سراسر غلط بنیاد پر قایم ہے جس سے آپکی لیاقت پر دہبہ آتا ہے ذرا ہوش سے
کام لیجئے اور رمی خانہ کی سیر سے لوٹتے وقت جواب لکہنے کی تکلیف نہ کیا کرین
کیونکہ اور بھی ذلیل ہوتے ہو۔

(حق پرکاش) (۶) اونکے دلون مین بیماری ہے اللہ نے اون کی
بیماری بڑہادی آیت ۱۰۔

(محقق) بہلا بلا قصور خدانے اونکی بیماری بڑہادی رحم نہ آیا اون بیمارون کو
بڑی تکلیف ہوئی ہوگی۔ کیا شیطان سے بڑہکر شیطنت کا کام نہین ہے کسی کے دل پر
مہر لگانا کسی کی بیماری بڑہانا خدا کا کام نہین ہوسکتا۔ کیونکہ بیماری کا بڑہنا
اپنے گناہون کا نتیجہ ہے

(محقق) خدا کسی کے دل پر ناحق مہر نہین لگاتا۔ سنئے اس کلام کے
وہی معنی ہین جو آپ سے پاپی جواب شیر صفحہ ۱۴۸ پر بودہون کی بے دینی
اور گمراہی کے بارے مین لکہہ چکے ہین کہ اوہون نے کس درجہ اپنی اود (یا جہالت)
کی ترقی کی ہے جسکی نظیر آن کے سوائے دوسری ہو ہی نہین سکتی یقین تو یہی ہے
کہ وید اور ایشور سے مخالفت کرنے کا انکو یہی نتیجہ ملا ہے۔ اور جسکو یجروید
ادہیائے ۲۰۵ منتر ۱۳ مین یون ادا کیا ہے۔ جو پرمیشور علم وغیرہ عطا کرنے
والا اور جسکے ظلی حمایت دنیا و عنایت سے محروم ہو ناہی ہوتے یعنی متواتر جیئے

لیکہو رہم ر نجیر مین پڑتا ہے -

(تہذیب) حضرت اگر خدا بلا وجہ مہر نہین لگاتا - تکلیف نہین دیتا تو پہر یہ
مین فرق مختلف انسانون مین ہوتا ہے اوسکا سبب بتلانے سبب سوا ئے پہلے
جنم کے اعمال نیک و بد کے دوسرا ہو نہین سکتا اور اعمال نیک و بد بسبب نہ ماننے
مسئلہ تناسخ کے آپکے پاس ہین نہین دوسری کوئی وجہ آپنے تبلائی ہین انسان کے
خود جہالت کی ترقی کرنے یا خداوند کریم کو اوس کا پہل دینے اور بلا سبب بیماری
یعنی خرابی بڑہانے سے کیا نسبت ہے کیا مدقق ایسے ہی ہوتے ہین جنکو اسبات کا
بہی علم نہو کہ جن مسائل مین مطابقت کرتے ہین اونمین زمین آسمان کا فرق ہی
کسی کا بسبب تعلیم اور عالم کل کو نہ جاننے کے اپنی جہالت کو بڑہانا اور
بات ہی اور کسی کے دلپر مہر لگا کر اوسکی جہالت کی بیماری کو بڑہانا اور بات ہی
کیونکہ شفا دینے والا خدا اگر بیماری بڑہانے لگے تو اس سے بڑہکر اندہیر کیا
ہوسکتا ہی سورج اندہیری کو بڑہاتا ہے اسکو آمی کی امت کے سوا ہے کون
تسلیم کرسکتا ہی - حضرت آپنے بسبب ناواقفی علم روحانی کے اسبات کو
بہی نہین سمجہا کہ کرم کی مددگار عادت اور کرم کے نتیجہ مین کوئی فرق ہی یا
نہین - حضرت سوا جینے اور دو یدہنتر سے تو کرم کا پہل ملنا ثابت ہوتا ہے
جو بالکل عقل و انصاف کے موافق ہے لیکن آپکا خدا خراب کام کرنیکی
عادت کو بڑہاتا ہے جسکا نام قرآن نے بیماری رکہا ہے گویا قرآنی خدا
رجوع مین گناہگار کے پہر اوہر نے کا موقع ہی نصیب نہ ہوا - بلکہ تہوڑی
سی غلطی سے ہمیشہ کے عذاب کو حاصل کرتا ہے اس قسم کی جہالت کی باتون کو

کلام الہی ماننا سراسر جہالت اور تعصب ہی - جناب مولانا صاحب مولوی فاضل
صاحب مدقق صاحب ذرا مدہوشی کو علیحدہ کرکے اپنے جوابون کو سوچیے کہ آپنی
جواب دیتے ہین یا اسلام کو ایک گہرے غار مین ڈالدیا ہے بہلا کسی
نادان سے یہ حرکت ہوتی تو اسلام کو تسلی بہی رہتی لیکن مفسر صاحب - مدقق
صاحب مولوی فاضل صاحب نے مدہوشی کے سبب ایسا مغالطہ کہایا کہ نہ تو اعتراض
کو سمجہا پہر جواب صحیح کسطرح دے سکتے تہے -

(جومع پرکاش) قرآن نے تو اپنی تفسیر دوسری آیت مین خود کردی ہے
سنئے - کَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ (خدا متکبرون گردن
کشون کے دلونپر مہر کردیتا ہے) بلکہ اسی آیت مین ایک ایسا لفظ بہی ہے
جسکو آپ غور سے دیکہتے تو گو آپکو اعتراض کرنے کا شوق ہے تاہم یہ شوق
کسی اور جگہہ پورا کرتے - سنئے - اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَ
اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ - جسکا آپ نے ترجمہ نقل کیا ہے اس مین
سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ - مبتدا سے بدل ہے - اگر علم ہے تو سمجہو یا کسی عربی پاٹہشالا
مین پڑہو - پس آیت کے معنی بالکل صاف ہین کہ خدا کے حکمون سے گردن کشی
کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے - باقی جواب فقرہ نمبر ۵ مین آگیا - سوامی جی کو زیادہ
نمبر لینے کا شوق ہے اسی جواب مین شیطانی باتون کا جواب بہی ملیگا -

(تکذیب) حضرت ادہر تو آپ بلا وجہ الزام دلواتے ہین ادہر مسلہ مین
سزا ثابت کرتے ہین - اپنی اس تحریر کو غور سے سوچیین سوامی جی تو عالم
تہے اونکو عربی پاٹہشالا مین پڑہنے کی کیا ضرورت ہے کیونکہ آپکے علماء جیسے

اگر غلط ہین تو دوسرے مذہب کو آپ دہوکہا دیتے ہین۔ اگر صحیح ہین تو اوپر اعتراض کرنیکے واسطے عربی پاٹھ شالا کی ضرورت نہین۔ حضرت اگر تکبر کی وجہ سے ہی خدانے مہر کردی تو آپ اونکے واسطے تکبر سے بچنے کا کوئی علاج نہین خدا کو اوپر رحم نہین آتا کہ اونکا تکبر دور کرے یا خدا مین طاقت نہین۔ اگر کہو خدا ایسون پر رحم نہین کرتا بلکہ جو اوسکی عبادت کرتے ہین اوپر رحم کرتا ہے تو حضرت رحم نہین وہ تو ادا کیا ہے کیونکہ خدمت کرا کے تو ہم کو بھی مزدوری دیتے ہین اسمین خدا کی کیا فضیلت ہے؟ اگر دور نہین کرسکتا تو خدا کی طاقت بہت محدود ہو جاویگی اسواسطے حضرت سوامی جی کا اعتراض صحیح ہے آپ ہمدردی اسلام سے سچائی کو چھپانا چاہتے ہین جسکا چھپانا ناممکن ہے۔

(**ستیارتھ پرکاش**) محقق جی! رگ وید اشٹک ا۔ ادہیاے ۲ ورگ ۱۸ منتر ۱ کو غور سے دیکھیے جو اس کے ارتھ ہین وہی اس آیت کے معنی ہین اگر آپ کو یا آپ کے چیلون کو دیکھنے کا موقعہ نہ ملے تو سنئیے۔ ہم بتلا دیتے ہین غور سے سنئیے۔ پرمیشور کہتا ہے۔ مین بدکار ظالمون کو کبھی آشیرباد (نیک دعا) نہین دیتا۔

(**تکذیب**) بیشک اگر پرماتما بدکارون کو نیک دعا (اپنی سکھ سے رہو) نہین دیتا تو انصاف ہے کیونکہ سکھ تو نہایت کا پھل ہے اور جو کچھ بویا جاتا ہے اوسیکا پھل ملتا ہے جنہون نے بدی کا بیج بویا ہے اونکو بدی کا پھل ملیگا۔ لیکن پرماتما اونکی بدی کرنیکی عادت بڑہاتا ہے یہ آپکو دکھلانا چاہیے تہا جو آپنے نہین دکھلایا۔ کیا حضرت بدکو نیک دعا نہ دیتے اور اوسکی

ہماری ہر بات کے ایک ہی معنی ہیں۔ ایک مولوی فاضل اور مدقق ہونیکا دعوی رکھنے والے کو اس قسم کی تمیز نہ ہونا افسوس ناک ہے حضرت آپکے تمیز ہمدردی اسلام کے جوش سے زائل ہوگئی ذرا تھوڑا پانی پیکر لکھتے تو یہ ذلت نہ اٹھانی پڑتی

(حق پرکاش) جسنے تمہارے واسطے زمین کو بچھونا اور آسمان کی چھت بنائی۔

(محقق) بھلا آسمان چھت کسی کی ہو سکتی ہے یہ جہالت کی بات ہے آسمان کو چھت کی مانند ماننا تمسخر کی بات ہے۔ اگر کسی اور کرۂ زمین کو آسمان مانتے ہوں تو اونکے گھر کی بات ہے۔

(مدقق) آسمان نیلگون مثل چھت کے نظر آرہا ہے عربی میں ہر بلند شے کو جو سر سے اوپر ہو سقف کہا کرتے ہیں اسی بناپر آسمان کو سقف (چھت) کہا گیا۔ سوامی جی کی بلا کو غرض تھی کہ ایسی تحقیق کرتے نیز اُن کو اپنے معمولی مسخراپن سے فرصت بھی نہیں تھی۔ باقی نمبر ۸ میں دیکھو۔

(تکذیب) کیا لطف جو غیر پردہ کھولے ٭ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

کیوں مولانا صاحب اب بھی کسی کو شک رہے گا کہ یہ کتاب کسی علم سے بے بہرہ عرب نے لکھی ہے کیونکہ اگر عالم کل خدا لکھتا تو وہ آسمان کی صحیح حقیقت لکھتا۔ لیکن انتہائے نظر یا ذرات آب وخاک جو خلا میں پھیلے ہونے سے نیلے پن کا وہم پیدا کرتے ہیں اور وہ اوپر نیچے زمین کے چاروں طرف ہیں اگر صرف اوپر ہی ہوتے تو اسکو چھت کہتے تو موزوں بھی ہوتا۔ لیکن خدا کو تو علم تھا کہ آسمان خلا کا نام ہے اور وہ اوپر نیچے ششش جہت موجود ہے اس حالت میں کون عقلمند تسلیم کریگا کہ یہ نا مکمل خدا کا کلام ہے بلکہ کسی

عرب کے جاہل کا کلام ہے کہنا پڑے گا۔ گویا مولوی صاحب نے عربی محاورہ کی محبت ایسی نکالی کہ قرآن شریف کے الہامی ہونیکو چپٹ کر گئے۔ سید ہا ایک عربی محاورے دان علم سے بے بہرہ شخص کا کلام ثابت کردیا۔ حضرت بڑا مسخرا تو قرآن شریف خدا کو تبلاتا ہے جس صفت سے آپ اپنے خدا کو موصوف کرتے ہین۔ اگر سوای جی پر اوسی کا اطلاق طنزاً کرین تو یہی کہنا پڑیگا۔ برین عقل و دانش بباید گریست۔

(**حق پرکاش**) جو تم اُس چیز سے شک مین ہو جو ہمنے اپنے پیغمبر کے اوپر اوتاری تو اُسکی سی ایک سورۃ لے آؤ اور شاہدون اپنے کو پکارو سوائے اللہ کے اگر ہو تم سچے اور ہرگز نہ کروگے تم اُس آگ سے ڈرو کہ جسکا ایندہن آدمی ہین اور کافرون کے واسطے پتھر تیار کیئے گئے ہین (آیت ۲۴-۲۵)

(**محقق**) بہلا یہ کوئی بات ہے کہ اُسکی مانند کوئی سورۃ نہ بنے۔ کیا اکبر بادشاہ کے زمانہ مین مولوی فیضی نے بے نقط قرآن نہین بنالیا تہا۔ وہ کونسی دوزخ کی آگ ہے کیا اس دنیا کی آگ سے نہ ڈرنا چاہیے۔ اس آگ مین بھی جو کچھ پڑے وہ اُسکا ایندہن ہے جیسے قرآن مین لکھا ہے کہ کافرون کے واسطے پتھر تیار کیے گئے ہین ویسے پرانون مین لکھا ہے کہ ملیچھون کے لئے نرک بنا ہے۔ اب کہیے کسکی سچی باتین آپکے قول سے تو دونون بہشت مین جانے والے اور ایک دوسرے کے مذہب کی رو سے دونو دوزخی ہوتے ہین۔ پس ان سب کا جھگڑا جھوٹا ہے ہان جو دہارمک ہین وہ سکھ اور جو پاپی ہین وے سب مذہبون مین دکھ ہی پاوینگے۔

(مدقق) محقق جی کو یہ تو خبر نہین کہ لفظ عبارت کیا ہوتی ہے اور فصیح کسے کہین۔ انہون نے کسی سے سن لیا کہ فیضی نے بے نقط تفسیر لکھی تھی تو وہ سمجھے کہ قرآن کا مقابلہ ہوگیا۔ بہلا سوامی جی۔ اگر فیضی کی تفسیر قرآن کی طرح بے نظیر ہوتی تو پہلے فیضی ہی کو کیون قرآن کی نسبت شبہ نہ ہوتا۔ اور وہ کیون اس غرور مین اسلام سے برگشتہ نہ ہوتا کہ مین نے قرآن کی مثل کلام بنالیا ہے۔ بس آپکے جواب مین یہی کافی ہے۔

(تکذیب) جناب مدقق صاحب آپنے فصاحت قرآن کی کس لفظ سے [illegible] کیونکہ قرآن مین تو یہ لکھا ہے کہ اوسکی سی ایک سورۃ بنالاو۔ لیکن کس صفت مین یہ مطابقت ہو۔ اسکی تشریح نہین۔ چونکہ یہ مضمون سورۃ بقر مین ہے اسواسطے قرآن کی ایک ہی سورۃ اوس سے پہلے موجود ہے باقی سورتین اس آیت کے بعد نازل ہوئین اسواسطے جس طرح پیٹ کے لڑکے کی خوبصورتی کے مقابلہ کا چیلنج دینا جہالت ہے۔ ایسے ہی اون سورتون کی طرف جو ابھی [illegible] ابھی نہین ہوئین خدا کا اشارہ نہین ہوسکتا بلکہ صرف سورۃ فاتحہ کی کسی کو جھوٹا کہین تو سچا ہوگا یا جھوٹا کیسے ایک منتر سے کچھ لفظ بدل لئے گئے ہین جسکے مقابلہ کا جسکو وہ جھوٹا کہین اوسکا سچا ہے واسطے ناممکن تھا۔ اسواسطے آمی پیغمبر نے دونوحی تبلانیکے سبب جھوٹے ہو [illegible] اس سورۃ مین کہین نہین لکھا کہ خدا فصاحت مین ہونا ممکن ہے حضرت اگر [illegible] لیکن اگر فصاحت کے لاثانی ہونے سے کوئی کتاب الہامی [illegible] کے وارث شاہ کی ہیر کو بھی الہامی تسلیم کرلیجئے [illegible] لاثانی ہے ایسے ہی سبحان وایل کی کتاب کو

ضرور ہی الہامی کتاب کہنا پڑیگا۔ کیونکہ وہ فصاحت و بلاغت مین بے نظیر تسلیم
کیا گیا ہے۔ کالی داس کی ناٹک ضرور الہامی ہین کیونکہ اونکے فصیح ہونے کا
اقرار دوسرے مذہب کے عالم بھی کرتے ہین۔ مولوی رومی کی مثنوی تو
پہلوی زبان مین قرآن کہلاتی ہے۔ جیسا کہ مثنوی مولوی معنوی + ہست
قرآن در زبان پہلوی + شکسپیر کی ناول بھی فصاحت مین بے نظیر شمار ہوتی
ہین۔ جبکہ اسقدر کتابین فصاحت مین قرآن سے بڑھی ہوئی ہین اور یہ الہامی نہین
تو کسطرح فصاحت کو الہامی ہونیکی دلیل خیال کیا جاوے۔ اگر وہم عربی زبان مین
کتاب چاہتے ہین تو خدا کا چیلنج صرف جاہل عرب کے واسطے ہے دوسرے ملکون
کے واسطے نہین۔ چونکہ محمد صاحب عرب کے سب سے بڑے شہر کے رہنیوالے
اور اچھے خاندان مین پیدا ہوئے تھے۔ ممکن ہے کہ وہ عرب بھر سے زیادہ فصیح
ہون۔ فصاحت اور الہام سے کیا تعلق۔ فصاحت و بلاغت تو کلام شعرا مین پائی
جاتی ہے۔ چونکہ قرآن مین فصاحت کا ذکر نہین صرف بے مثل ہونیکا ذکر ہے
وہ صفت فیضی کی بے نقط تحریر مین موجود ہے کیونکہ اوسوقت کوئی بے نقط کتاب
زبان مین
موجود نہ تھی۔ حضرت کیا ثبوت ہے کہ فیضی قرآن پر [illegible] اب آپ اپنے کسکی سمجھی
اسکا ثبوت دینگے تب ہم آپکو بتلاینگے کہ فیضی والے اور ایک دوسرے

(حق پرکاش) آپکا اختیار ہے آپ اس [illegible] سب کا جھگڑا جو [illegible] ہے
کہتا ہے کہ نہ ڈرین۔ بات تو صرف یہ ہے کہ دوزخ کی [illegible] مین دکھ ہی
اور صدیون کی سزا ہے اسلئے اس سے ڈرنے کے [illegible]
چھوڑ دو۔ یہ محقق جی کی واقفیت ہے۔ لکھتے ہین کہ قو[illegible]

چھٹر تیار کیے گئے ہیں آگے بھی کسی جگہہ سوامی جی نے اپنی لیاقت کا اظہار کیا ہے۔
غور کرو تو یہ اسلام کا معجزہ ہے کہ آپ جیسے مدعی ہمہ دانی بھی ایسی بہکی بہکی باتیں کریں
اگر قرآنی اور پورانی انہوں اپنے قول سے بہشتی ہیں تو آپ تو دونوں کے قول سے
دوزخی ہیں اپنی فکر کیجیے۔ تجھکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ دوبانی ہیں
سب ہی مذہبوں میں دکھ ہی پاوینگے۔ مگر اس سے زیادہ پاپ کیا ہوگا کہ جس مذہب کو
کروڑوں مانتے ہیں اوسکو برا کہا جاوے (غور سے دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۹۹۔
(تکذیب) جناب کیا آپ اس آگ سے نہیں ڈرتے اگر ڈرتے ہیں تو سوامی جی کا
اعتراض قائم ہے کیا خدا سزا سے سدھار چاہتا ہے یا بدلا لیتا ہے اگر سدھارتا ہے
تو تکلیف دیکر آگے کیواسطے سدھار ہوسکتا ہے لیکن آپکے پاس سزا کے بعد کسی جیو کو
کرنیکا وقت نہیں دیا گیا۔ اگر سزا کا مطلب بدلا ہے تو خدا رحیم نہیں ٹھیرتا کیونکہ
اچھوں کے ساتھ نیکی اور بُروں کے ساتھ بدی تو انصاف ہے لیکن بُروں کو
سزا دیکر سدھارنا بھی رحم ہوسکتا ہے۔ حضرت اسلام کے اگر ایسے اور بھی معجزے
تھے تو مبارک ہو کیونکہ جسم اعتراض کا نام بہکی باتیں بتلانا اور سوال اعتراض
کی تمیز نہ رکھتے ہوئے مولوی فاضل اور مدقق بننا جس حالت میں ممکن ہو اوسی
مدہوشی کی حالت میں اس غلطی کو معجزہ بتلانا بھی ممکن ہے حضرت اگر دو جھوٹے گواہ
کسی کو جھوٹا کہیں تو سچا ہوگا یا جھوٹا۔ کیونکہ جھوٹوں کی بات کے جھوٹا ہونے سے
جسکو وہ جھوٹا کہیں اوسکا سچا ہونا لازمی اسواسطے دو تو ایک دوسرے کو
دوزخی بتلانیکے سبب جھوٹے ہیں اسواسطے جسکو وہ دوزخی بتلائیں اوسکا برخلاف
ہونا ممکن ہے حضرت اگر اس مذہب کے کروڑوں آدمی مانتے ہیں کہ مذہب

جو ٹھا ہی۔ مثلاً اسلام کے بہتر فرقون مین سے ۷۱ فرقون کا دوزخی ہونا اہل اسلام کو
خود تسلیم ہے۔ ہر ایک فرقہ کے خلاف ۷۱ فرقے اوسے ناری بتلاتے ہوے
ہین اسواسطے کل اسلام کے ناری ہونے مین کیا شک ہی۔ پس اگر کروڑون
آدمی خود اپنے دوزخی ہونیکا اقرار کرین تو اوسکو برا کہنا اوکی تائید کرنا ہے
جو کسی حالت مین پاپ نہین ہو سکتا۔

(حق پرکاش) اور خوشخبری دے اُن لوگون کو کہ ایمان لائے
اور کام کئے اچھے یہ کہ واسطے اُنکے بہشتین ہین چلتی ہین نیچے اُنکے سے نہرین
جب دیئے جاوینگے اُس مین سے میوون سے رزق کہین گے یہ وہ چیز ہے
جو دیئے گئے تھے ہم پہلے اس سے اور واسطے اُن کے بیویان ہین ستھری
اور ہمیشہ وہان رہنے والی ہین (آیت ۲۶)

(محقق) بھلا اس قرآن کی بہشت مین دنیا سے بڑھ کر کون سی عمدہ شئے ہے
جو چیزین دنیا مین ہین وہی مسلمانون کی بہشت مین ہین اور اتنی زیادتی
ہے کہ یہان جیسے آدمی مرتے اور پیدا ہوتے اور آتے جاتے ہین اسطرح
بہشت مین نہین۔ مگر یہان عورتین ہمیشہ نہین رہتین اور وہان بیبیان
ہمیشہ رہتی ہین۔ جب تک قیامت کی رات نہ آویگی تب تک اُن بیچارون کے
دن کس طرح گذرتے ہونگے؟ ہان اگر خدا کی اُن پر مہربانی ہوتی ہوگی
اور خدا کے ہی سہارے وقت گذارتی ہونگی یہی ٹھیک ہو سکتا ہے
مسلمانون کا بہشت گوکلئے گوسائیون کے گولوک اور مندر کی طرح معلوم
ہوتا ہے جہان کہ عورتون کی تعظیم و تکریم بہت ہے۔ آدمیون کی نہین اسیطرح

خدا کے گھر مین عورتون کی قدر بہت ہی اور اُن سے خدا کی محبت بہی آدمیون
کی نسبت زیادہ تر ہے کیونکہ خدا نے بی بیون کو بہشت مین ہمیشہ کے لئے
رکھا ہے نہ کہ مردون کو۔ وے بیبیان بلا خدا کی مرضی بہشت مین کیونکر
ٹھہر سکتین ہین؟ اگر یہ بات ایسی ہی ہے تو خدا بھی عورتون مین غلطان ہے۔
(مدقق) سوامی جی! جس کلام کو آدمی نہ سمجھے اسپر اعتراض کرنے
سے ندامت ہوتی ہے۔ آپ خود ہی دیباچہ مین غیر مذہب پر غور و فکر کرنا
مزہ ہی لکھ آئے ہین۔ کیا وہ اورون کے لئے ہے آپ کے لئے نہین۔ ہم نے
تو جتنے اعتراضات آپ کے دیکھے ہین اُن سے یہی ثابت ہوتا ہی کہ آپ
اُس اصول سے مستثنیٰ ہین۔ بہشت مین سب کچھ آرام اور ہر طرح کے
عیش و عشرت (مگر مہذبانہ) کے سامان خدا کی طرف سے ہونگے۔ آپ
اُسکو دنیا کے سے سمجھتے ہین۔ کیا آپنے باوا نانک جی کا قول بھی نہین سُنا
"نانک دکھیا سب سنسار" پھر آپ دنیا کو بہشت کی طرح سمجھین تو کس کا
قصور ہے۔ سوامی جی! دنیا مین کوئی شخص بھی کسی حالت مین ہمہ وجوہ
عافیت مین نہین ہو سکتا کوئی نہ کوئی رنج اُسکو دامنگیر رہتا ہے
مال سے ہو یا اولاد سے دوستون سے ہو یا دشمنون سے جسمانی ہو یا روحانی
مگر جنت مین سب طرح سے امن ہوگا۔
(تکذیب) مہربان من یا تو سوامی جی نہین سمجھے یا آپنے سوامی جی کا
اعتراض نہین سمجھا۔ آپ سمجھتے کیسے جبکہ آپکو اعتراض اور سوال کی ہی تمیز
نہین۔ کیون حضرت بہشت پیدا شدہ شے ہے یا ازلی۔ آپکو پیداشدہ ہی

تسلیم کرنا پڑیگا۔ کیونکہ آپکے اعتقاد کے موافق سواے خدا کے کوئی شے ازلی
نہین ہوسکتی۔ پس بہشت بھی سنسار مین شامل ہے۔ پس بابا نانک کے
قول سے تو آپکی تردید ہوئی ہے۔ کیونکہ سنسار کے معنی مخلوق کے
ہین۔ جب ہر ایک مخلوق دکھہ مین پھنسی ہوئی ہے تو آپکا بہشت مین سکھ
بتلانا دو حالتون سے خالی نہین یا تو آپ سنسار کے معنی نہین جانتے
بھلا جو آدمی لفظون کے معنی سمجھے بغیر ہی لکھ مارے تو اوسکو خود ندامت
اور شرمندگی اوٹھانی پڑتی ہے۔ لیکن جسکی آنکھ مین یرقان کی بیماری
ہوتی ہے اوسے سب چیزین پیلی نظر آتی ہین۔ پس جناب یہی حالت
مولانا مولوی فاضل اور مدقق صاحب کی ہے۔ سمجھتے آپ نہین الزام سوامی جی
پر لگاتے ہین۔ اگر مدقق صاحب بابا نانک کا دوسرا فقرہ بھی پڑھ دیتے
تو خود ہی اس تحریر سے باز رہتے اور شرمندگی اوٹھانی پڑتی۔ وہ فقرہ
یہ ہے۔ نانک دکھیا سب سنسار ہے سکھیا جو ایش آدھار۔ بعض لوگ ایسا
پڑھتے ہین سکھیا سو جو نام آدھار۔ لیکن دونون حالتون مین بہشت اب بھی
دکھ موجود پائے جاتے ہین کیونکہ اوسمین لذات نفسانی ہین۔ صرف رحمت
ایزدی سے ملتا ہے۔ پس بہشت مین لذات نفسانی اور دنیا مین بھی لذات
نفسانی سنسار کے لفظ مین دونون شامل اور دکھ کا سبب ہین اسواسطے
بہشت اور دنیا برابر ہین جس سے سوامی جی کا اعتراض ویسا ہی قایم ہے
آپنے جواب کیا دیا خاک۔ صرف کہین زٹل قافیہ لکھنے کا نام معقول جواب
ہوسکتا ہے۔ کہنا پڑتا ہے۔ برین عقل و دانش بباید گریست۔

(حق پرکاش) اسنواکا پستمقم فیھا نصب وما ھم منھا بمخرجین - انہ جنت والون کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ اس سے باہر کئے جاوینگے) اُن بیچارون کی فکر تو عبث کرتے کہ قرآن کی کسی آیت سے دکھاتے کہ وہ ابھی سے پیدا بھی ہو چکی ہین اور خاوندون کی چاہت مین بیتاب ہین - محقق جی جھوٹ بولنا ہر ایک مذہب مین برا ہے مردون کے بغیر تنون کی کم قدر ہونی کس آیت سے آپ نے سمجھی ہی اسی بہ تہ پر آپ لیڈر اور سوامی بنتے ہین کہ جھوٹ بول کر جاہلون کو خوش کر لینا اور ہری کہلانا آپکے بائین ہاتھ کا کھیل ہے - آپ کو اتنی بھی خبر نہین کہ قرآن مین صیغہ مذکر کا وارد ہے یعنی خالدون جسکے معنی ہین نیک مرد ہمیشہ جنت مین رہنے والے ہونگے آپکو کسی "والے" کا لفظ شاید "والی" کر کے سنایا تو آپکے کان مین والی (بالی) پڑگئی - بس آپ کا سارا تار پود ٹوٹ گیا قرآن کے محاورہ مین عورتین مردون کے حکم مین تابع ہوتی ہین - فافہم -

(تکذیب) حضرت آپنے جو ثبوت پیش کیا ہے وہ دعوی بیدلیل ہونے سے آپکے دعوے کی تردید کرتا ہی اور غلط بھی ہے - چونکہ آپکے پیشرو بابا نانک کے قول کے موافق بہشت کے سنسار مین شامل ہونے سے اور ہر ایک سنسار کے دکھی ہونے سے بہشت مین دکھ ہونا لازمی ہی - جس سے آپکے دونون ثبوتون مین تناقض پایا جاتا ہے اسکو دور کیجیے ورنہ شرمندگی اوٹھانی پڑیگی - دوسرے جبکہ خود بہشت مخلوق ہونے سے خود فانی ہی جس سے بہشت کا ہمیشہ رہنا ہی ناممکن ہی - تو بہشت مین ہمیشہ رہنیے

یہ دعویٰ سراسر جہالت سے پُر ہے۔ اگر کہو بہشت پیدا شدہ تو ہے۔ لیکن فنا
نہین ہوگا۔ تو ایسی شے ممتنع الوجود ہے کہ جسکا آغاز ہو انجام نہو یا جسکا انجام ہو
آغاز نہو۔ ہمیشہ رہنی والی سوائے ازلی شے کے کوئی دوسری چیز ہو نہین
سکتی۔ لیکن اسلام سوائے خدا کے کسیکو ازلی نہین مانتا اسواسطے
جن بیویون کا تعلق ہوا۔ اور جو بہشت اور بیویان مخلوق ہین وہ ابدی
یعنی ہمیشہ رہنے والی کسطرح ہو سکتی ہین۔ حضرت قرانی بہشت کی طرح ہمیشہ
رہنے والی بیویان بھی ممتنع الوجود ہین۔ اگر حمیت اسلام اور علمیت کا
دعویٰ ہے تو اسلام کے مسائل ذیل کو ممتنع الوجود کے گڑھے سے نکالیئے۔
اسلامی روح ممتنع الوجود نجات ممتنع الوجود بہشتی بیویان بھی ممتنع الوجود

(حق پرکاش) آدم کو سارے نام سکھائے پھر فرشتون کے
سامنے کرکے کہا جو تم سچے ہو مجھے ان کے نام تبلاؤ کہا اے آدم بتا دے
ان کو نام انکے۔ پس جب بتا دیئے ان کے نام تو خدا نے فرشتون سے
کہا کہ کیا مین نے تم سے نہ کہا تھا کہ تحقیق مین زمین اور آسمان کی چھپی چیزین
اور ظاہر اور چھپے اعمالون کو جانتا ہون آیت ۳۲-۳۴)۔

(محقق) بھلا اسطرح پر فرشتون کو دھوکا دیکر اپنی بڑائی کرنا خدا کا کام
ہو سکتا ہے؟ یہ تو ایک دھوکے کی بات ہے۔ اس کو کوئی عالم مان نہین سکتا اور نہ
ایسی لاف زنی کر سکتا ہے۔ کیا ایسی باتون سے خدا اپنی کرامات جتانا چاہتا ہے
ہان جنگلی لوگون مین کوئی کیسا ہی پاکھنڈ چلالیوے چل سکتا ہے شایستہ
آدمیون مین نہین +

(مدقق) محقق جی کو اصل مطلب سے تو مطلب ہی نہین۔ مگر اپنے ناظرین کو اس آیت کا مطلب تبلاتے ہین وہ یہ ہے کہ خدا نے آدمؑ کے پیدا کرنے اور دُنیا مین خلیفہ بنانے کی فرشتون کو اطلاع کی فرشتون نے اپنی خواہش مخفی رکھکر عرض معروض کیے جسکا مطلب یہ تھا کہ ہم شرف خلافت کے مستحق ہین کیونکہ ہم تیری عبادت مین لگے رہتے ہین۔ اور دل مین یہ بات بھی رکھی کہ ہمکو سب چیزون کا علم بھی ہے جو خلافت کو مستلزم ہے چونکہ یہ دعوی ہمہ دانی اُن کا غلط تھا اسلیے خدا نے اُن کی تغلیط رائے کے لیے آدم کو سب چیزون کے نام اور ماہیت تبلائی (مسبطرح اگنی۔ وایو انگرس۔ ادتیہ وغیرہ رشیون کو ویدون کا گیان دیا) دیکھو ستیارتھ پرکاش سملاس نمبر ۷) پھر فرشتون سے اُن کے دعوے کی تصدیق کرانے کو اُن سب چیزون کے نام پوچھے وہ نہ تبلا سکے۔ آخر اپنے قصور علم کے قائل ہوئے مضمون صاف ہے۔ مگر محقق جی نہ سمجھین تو قصور کسکا ؟ افسوس سوامی جی ہر بار اپنا اصول بھول جاتے ہین۔ جو مذہب دوسرے مذہب کو جسکو ہزارون کروڑون مانتے ہون جھوٹا تبلاوے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے اُس سے بڑھ کر جھوٹا اور مذہب کون ہو سکتا ہے (فقرہ ۳-۷)

(تکذیب) ہمارے مہربان مدقق صاحب اگر سچ مچ مدقق ہوتے تو اس قسم کی فاش غلطیان نہ کھاتے اول آپنے فرشتون پر یہ الزام لگایا ہے کہ اوہنون نے اپنی خواہش مخفی رکھکر عرض معروض کی۔ مہربانی کرکے یہ تو تبلائیں کہ اون فرشتون کو یہ معلوم تھا یا نہین کہ

خدا لکے حالات جانتا ہے اگر کہو یہ معلوم ہتا تو وہ خدا کے مقصد کے خلاف
کیون عمل کرنے لگے اونکو منشا ایزدی کے خلاف کسنے ترغیب دی بہلا
یہ تو تلایئے کہ قادر مطلق خدا کو خلیفہ بنانیکی ضرورت ہی کیا پڑی تھی
کیونکہ خلیفہ نائب یا کام مین مددگار یا عدم موجودگی مین اوسکی جگہہ
کام کرنے کے واسطے درکار ہوتا ہے۔ لیکن خدا کو آپ قادر مطلق مانتے ہین
اسواسطے اوسکو کام مین مددگار کی ضرورت نہین۔ لیکن خدا محیط کل اور
واجب الوجود ہے اسواسطے اوسکی عدم ممکن ہی نہین۔ اسواسطے خلیفہ
بنانے کا مسئلہ ہی خدا کی عزت کو دہبہ لگانیوالا ہے جبکہ فرشتون نے
کہا تھا کہ جو کچھہ تو نے ہمین تبلایا ہے وہی ہم جانتے ہین اور آدم بہی وہی
جانتا تہا جو خدا نے اوسے تبلایا تہا۔ پھر نہ معلوم آدم مین کیا فضیلت تھی
جسکے واسطے خدا نے سجدہ کرایا۔ حضرت ایسے خدا اور رکہنت کی باتون کو
سوائے امی کی امت کے کوئی عقلمند تسلیم نہین کرسکتا۔ ستیارتہہ پرکاش کا
حوالہ بے موقعہ و مہمل ہے کیونکہ وہان دو مذہبون کا مقابلہ ہے۔

(حق پرکاش) جب ہم نے فرشتون سے کہا سجدہ کرو آدم کو پس سب نے
سجدہ کیا۔ پر شیطان نے نہ مانا اور تکبر کیا کیونکہ وہ بھی ایک کافر تہا۔ (آیت ۳۴)

(محقق) اس سے ثابت ہوا کہ خدا ہمہ دان نہین یعنی ماضی۔ حال۔ استقبال
کی باتین پورے طور پر نہین جانتا تو شیطان کو پیدا ہی کیون کیا۔
اور خدا مین کچھہ جلال بھی نہین ہے کیونکہ شیطان نے خدا کا حکم ہی
نہ مانا۔ اور خدا اوسکا کچھہ بھی نہ کرسکا۔ اور دیکھئے ایک کافر شیطان نے

خدا کے بھی چھکے چھڑا دیئے۔ مسلمانون کے خیال مین جہان کروڑون کا ذہین وہان کے خدا اور مسلمانون کی کچھ پیش چل سکتی ہی؟ کبھی کبھی خدا بھی کسی کی بیماری بڑہا دیتا اور کسی کو گمراہ کر دیتا ہے۔ خدا نے یہ باتین شیطان سے سیکھی ہونگی اور شیطان نے خدا سے کیونکہ سواے خدا کے شیطان کا استاد اور کوئی نہین ہو سکتا۔

(مدقق) بولے پنڈت جی! کس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا کو علم نہین اگر شیطان کے پیدا کرنے سے خدا بے علم ثابت ہوتا ہے تو پرمیشور نے جینیون کو کیون پیدا کیا جو بقول آپ کے بت پرستی کے بانی مبانی ہوے جین کی بابت ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۰۴ پر آپ لکھتے ہین "مورتی پوجا کا جتنا جھگڑا چلا ہے وہ سب جینیون کے گھر سے نکلا ہے اور پاکھنڈ و نکی جڑ بھی جین مذہب ہی"؟۔ اور سنئے! خدا نے غازی محمود کو کیون پیدا کیا جس نے آریہ ورت کی کایا پلٹ دی؟۔ اور تبلایئے ایشور نے پرانون کے مصنفون کو کیون آتپن (پیدا) کیا جنھون نے (بقول آپ کے) تمام پران گپون سے بھر کر آریہ ورت کو گمراہ کر دیا؟ اور سنیئے! خدا نے مسلمان کیون بنائے کہ ویدک دہرم کا تمام تار و پود ہی ٹوٹ گیا۔ جب آپ ان سوالون کا جواب دینگے تو ہم بھی تبلا دینگے کہ شیطان کو کیون پیدا کیا؟۔

(تکذیب) حضرت اسی واقفیت پر آپنے اپنا نام مدقق رکھا ہی۔ خدا نے روحون کو تو پیدا ہی نہین کیا صرف جسم پیدا کئے ہین مہربانی کرکے یہ تو تبلایئن کہ جین پن روح کے اندر رہی یا جسم کے اندر۔ غیر ملک جسم کے

اندر تو جین بن رہ ہی نہین سکتا اسواسطے خدا نے تو جسم انسانی
پیدا کئے ہین۔ جینی۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ انسانون نے اعتقادات
کے لحاظ سے قایم کئے ہین کیونکہ خدا کسی مذہب کا پیدا کرنیوالا ہی نہین
مذہب تو خدا اور انسان کے درمیان کسی وسیلہ کے پیدا کرنے سے
ہوتا ہے۔ لیکن خدا محیط کل ہونے سے ہر ایک روح کے اندر موجود ہے
اسواسطے روح اور خدا کے درمیان کوئی وسیلہ یا پیغمبر ہو ہی نہین سکتا۔
پس خدا کی صفات کے نہ جاننے کے سبب مذہب کمزور انسانی عقل گھڑتی
ہے خدا تو صرف دہرم پیدا کرتا ہے جو روحون کے واسطے ایک مفید ہے
رہے مذہب وہ روح اپنی الپگتا سے خود پیدا کرتی ہے کیونکہ جس
انسان کو روح اپنے سے زیادہ صفات والا دیکھتی ہے اپنی کم علمی سے
اوسکو خدا اور اپنے درمیان وسیلہ بنا لیتی ہے۔ یہ اسلام ہی کا اعتقاد ہے
کہ خدا نے روحون کو بے اختیار پیدا کیا۔ اسواسطے مذہب خدا کی طرف سے ہر
عقلمند انسان یا آریہ لوگ تو اس غلط مسئلہ کے ماننے والے ہی نہین۔
کیونکہ وہ خدا کو ایسا جاہل نہین مانتے کہ وہ ایسا مذہب بھی پیدا کردے جو
خود اوسکی ہستی اور خالقیت سے انکاری ہو جین ہونا یا مسلمان یا عیسائی
اپنے اعمال سے پیدا شدہ سنسکارون کے سبب ہے۔ غازی محمود نے نہ تو
ویدک دہرم کا تار پود توڑا نہ ہی خدا نے اوسے اس قسم کی کا بنایا بلکہ
اپنے اعمال کے سنسکارون سے وہ ظالم بنا اور اپنے کرمون کے پہل بھی
اہل ہند نے اوس کے ہاتھون سے تکلیف پائی۔ حضرت مسئلہ تناسخ کو مانو

پاس تو کیون پیدا کیا کا جواب صاف موجود ہے کہ پورب جنم کے اعمال اور سنسکارون کے سبب جینی اور محمود وغیرہ پیدا ہوئے اپ آپ تبلایئے شیطان کو کیون پیدا کیا۔

(حق پرکاش) اصل یہ ہے کہ شیطان کسی کی گمراہی کے لئے علت تامہ نہین بلکہ وہ صرف ایک مشیر بد کی طرح برے خیالات سوجھانیوالا ہے چنانچہ اسکا یہ بیان مصدقہ قرآن مجید مین مذکور ہے۔ غور سے سنو۔

مَا کَانَ لِیَ عَلَیْکُمْ مِّنْ سُلْطَانٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُکُمْ۔ (یعنی میرا تم پر زور نہ تھا مین نے صرف تمکو بلایا تھا تم نے قبول کر لیا) جیسے دنیا مین اور بدصحبتین ہوتی ہین ایسی ہی شیطان کی بھی ایک بدصحبت ہے اس سے زائد نہین۔ اس بدصحبت کے دفعیہ کے لئے خداوند تعالےٰ نے کئی ایک علاج تبلائے ہین۔ بڑا مضبوط علاج جو واقعی موثر ہے۔ ذکر الٰہی ہے چنانچہ قرآن شریف مین اسکا بھی ذکر ہے۔ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ۔ یعنی خدا کے نیک بندون پر شیطان کا کوئی داؤ نہین چل سکتا۔ جو لوگ خدا تعالےٰ کے ذکر شغل مین وقت گذارتے ہین اور فضولیات سے پرہیز کرتے ہین شیطان انکا کچھ نہین بگاڑ سکتا ہان جو لوگ بیہودہ گوئی اور بدصحبتون مین وقت ضایع کرتے ہین انہی پر شیطان ہی غلبہ پاتا ہے ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۱ کو غور سے پڑھو۔

پس شیطان کی مثال بالکل زہر کی سی سمجھو۔ جیسا خدا نے زہر پیدا کر کے اسکا علاج بھی بتا دیا ہے۔ ایسا ہی شیطان پیدا کر کے اسکا اثر تبلا کر

علاج ہی تبلا دیا۔ مفصل بحث شیطان کی تفسیر ثنائی جلد اول حاشیہ ختم اللہ
مین ملاحظہ ہو۔
(تکذیب) حضرت اگر صحیح جواب دینے کی لیاقت نہ رکھتا ہو تو فضول لکھکر
پبلک کا وقت ضایع کرنا سخت گناہ ہے۔ حضور نے جو مثال زہر کی شیطان
کے لئے پیش کی ہے وہ سراسر غلط ہے۔ اول خدا نے جب شیطان کو پیدا کیا
تب ہی وہ شیطان نہین تہا بلکہ مدت تک خدا کی عبادت کی گو تک
زہر نے کبھی خدا کی عبادت کی ہے۔ دوسرے معلم ملکوت رہا۔ لیکن زہر
ابتدا سے ہی زہر تھی بہلا ایسی بے تکی مثال پیش کرنا کسی مولوی فاضل
کی شایان شان ہو سکتا ہے۔ زہر ابتدا سے زہر تھی شیطان ابتدا سے
شیطان نہین تہا بلکہ اب بہی اوسکا گناہ سوائے موحد ہونیکے دوسرا
کوئی نہین ثابت ہوتا۔ اگر وہ بہکاتا ہے تو بہکاتا ہی شرک سے منع کرتا ہے
کیا آپ ثابت کرسکتے ہین کہ آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کرنیکے پہلے شیطان
گنہگار تہا کوئی اوسکا گناہ تو ثابت کیجیے بہت سے مسلمان کہتے ہین کہ
شیطان نے غرور کیا بہ سبب غرور کے اوس نے آدم کو سجدہ نہین کیا
ہم کہتے ہین نہین بلکہ اوسنے بسبب عالم موحد اور خدا پرست ہونیکے ایک
تپلا خاک کو سجدہ کرکے عبادت مین شریک گردانا جایز نہین سمجہا پہر زہر مین
کیا زہر کوئی بری شے ہے۔ ہرگز نہین خداوند کریم کسی بری شے کو پیدا
ہی نہین کرتا۔ زہر سیکڑون بیماریون کا علاج ہے۔ اگر کسی کو زہر
ہلاک کرتی ہے تو ناجایز استعمال سے۔ ناجایز استعمال سے تو اناج وغیرہ

ہر ایک شے جسکو آپ اچھی سمجھتے ہین مہلک ہو جاتی ہے - مہربان من ذرا کسی
لائق اوستاد سے مثال دینے کی تمیز سیکھ لیجئے جس سے ایسی غلط مثال
دیکر شرمندگی اوٹھانی نہ پڑے - خدا نے کوئی شے پیدا ہی نہین کی
جو انسانون کے واسطے یا دیگر حیوانات کے لئے مضر ہو - کیا رحیم اور منصف
خدا کوئی نقصان پہونچانے والی شے پیدا کرسکتا ہے ہرگز نہین کیونکہ
مضر شے پیدا کرنا اوسکی صفت رحم کے خلاف ہے - حضرت جبکہ شیطان
ابتدا مین شیطان نہ تہا بلکہ خدا پرست فرشتون کا اوستاد تہا اوسکو
مردم پرستی سے انکار کرنیکے سبب مصنف قرآن نے جو خود مردم
پرستی پہیلانا چاہتا تہا اور خدا کے نام کے ساتھ اپنا بہی حکم چلانا
چاہتا تہا بدنام کردیا اسواسطے آپکی ساری بحث ہی اُمّی کی اُمت ہونیکا
ثبوت ہے اور سوامی جی کا اعتراض قرآنی خدا پر ویساہی بنا ہوا ہے
کیونکہ مہربان کل دنیا تو خدا سے پیدا ہوئی جو بسبب علت کے پاکیزہ ہونیکے
پاک ہونی چاہئے تہی بدصحبت کہان سے آگئی خدا مین بدی موجود نہین سوائے
خدا کے دوسری کوئی شے واجب الوجود ہی نہین یہ آپکا اعتقاد ہے اسواسطے
بدی کی علت کون ہے - حضرت پہلے تو ایک شیطان پر ہی اعتراض تہا
اب کل بحثون پر ویساہی اعتراض ہے بلکہ اوس سے بڑہکر کیونکہ
بدی کی دو ہی حالتین ہوسکتی ہین یا تو بدی خدا مین موجود ہو یا
اوس نے نفی سے مثبت کی ہو دونون حالتون مین خدا کی پاک ذات پر
دہبہ آتا ہے جسکو آپ تو کیا کوئی پیغمبر بہی دور نہین کرسکتا اسواسطے

جس کتاب سے خدا کی پاک ذات پر دہبہ لگتا ہے وہ خدا کی کتاب نہین کہلا سکتی
ایسی ہی انسانی غلط کتابون کے ماننے سے دنیا پر گناہگاری پہیل گئی۔
(حق پرکاش) ہان! یاد آیا ہم دنیا مین اسوقت کروڑون مسلمان کروڑون
عیسائی۔ بودہ۔ یہودی وغیرہ قومین الیشورکے گیان (وید) کو نہین
مانتے۔ بلکہ اسکو بت پرستی کا مخزن جانتے ہین تو پرمیشور کیسا عاجز ہے
کہ اونکو سیدہا نہین کرسکتا کیا اسکے جلال مین فرق تو نہین آیا؟ ہرگز
نہین اسلیے کہ ان گنت بہی تو ہین۔ آخر کس کس سے بگاڑے۔ اور
کس کس کو پکڑے۔ (چیرز)۔

سوامی جی! جیو آتما (روح) فاعل مختار ہے (دیکہو ستیارتھ پرکاش سملاس
مذہبی امور مین خدا نے آزادی دی ہوئی ہے جسکا جی چاہے تابعدار ہو
جو چاہے نہ ہو۔ سنو! قرآن شریف تبلاتا ہے "مَن شَاءَ فَلیُؤمِن
وَمَن شَاءَ فَلیَکفُر" (جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر بنے)
پس ایک شیطان کیا عموماً دنیا کے تمام کافر اس وقت خدا کی پاک کتاب
پر منہ چڑہاتے ہین مگر وہ سب کو امن و عافیت دیتا ہے۔ لیکن بکرے کی
ماں کب تک خیر منائیگی۔ خدا کے گمراہ کرنے اور باقی شیطانی تون کے
جوابات نمبر ۶ مین دیکہو۔

(تکذیب) کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے اے مسلمان دوستو مولوی ثناء اللہ
صاحب نے آپکو مذہبی امور مین خدا سے آزادی دلوا کر فاعل مختار بنا دیا
لیکن قرآن کی عزت کو بالکل گرا دیا۔ کیونکہ تو کہتا ہے حقیقت کہ جو لوگ

کافر ہوئے اور اونپر تیرا ڈرانا نہ ڈرانا برابر ہے وے ایمان نہ لاوینگے
مہر کی اللہ نے اوپر دلون اونکے اور اوپر کانون اونکے کے اور اونکی
آنکھون پر پردہ ہے۔ حضرت اوپر تو خدا کہتا ہے جو چاہے ایمان لائے
جو چاہے کافر ہے اودہر اوس نے کافرون کے دلپر مہر لگا دی ہے وے
ایمان لا ہی نہین سکتے اسواسطے اجتماع ضدین ہے کس کو صحیح مانین
روحون کو فاعل مختار سمجھین تو جب چاہے کافر ایمان لا سکتا ہے اور
مذہبی امور مین آزادی ہے۔ لیکن خدا کہتا ہے کہ ہمنے اون کے دلون پر
مہر لگا کر اونکی مذہبی آزادی چھین لی ہے اسواسطے حضرت جو کتاب اپنے
مضمون کو آپ کاٹتی وہ کتاب خدا کی کتاب تو کیا کسی عالم کی کتاب بھی
نہین ہو سکتی اپنی بات کو آپ کاٹنا جاہلون اور امیون کا کام ہے حضرت
مصنف قرآن نے تو امی ہونیکے سبب ایسی متضاد باتون کو لکھدیا لیکن
آپ مولوی فاضل ہین ایسی کتاب کو خدا کی کتاب کہنا آپکی لیاقت کے
شایان نہین گو آپ ستیارتھ پرکاش سے اچھی باتین لے کر قرآن کو
اوس کے موافق بنانا چاہتے ہین۔ لیکن ایسی حالت مین اسلام کا پتہ
بھی نہین رہے گا۔ ہر ایک مسلمان تو سوائے خدا کے کسی فاعل مختار
نہین مانتا بلکہ مختاری کی صفت خدا کے واسطے مخصوص کرتا ہے۔ لیکن آپ
اسکے برخلاف روح کو فاعل مختار مانتے ہین اسیواسطے تو آپکو فتوی
دیکر اسلام سے خارج بتلانیکی کوشش کی جاتی ہے۔

(حق پرکاش) اور کہا ہم نے اے آدم تو اور تیری جورو بہشت مین

رہکر کہا کہ تم بافراغت جہان چاہو اور ہو مت نزدیک جاؤ اُس درخت کے کر گناہگار ہو جاؤ گے۔ شیطان نے اُنکو گمراہ کیا اور اُن کو بہشت کے عیش سے کھو دیا۔ تب ہم نے کہا کہ اُترو۔ بعضے تمہارے واسطے بعض کے دشمن ہین اور تمہارا ٹھکانہ زمین پر ہے اور ایک وقت تک فائدہ ہے پس سیکھہ لین آدم نے پروردگار اپنے سے کچھہ باتین پس وہ زمین پر آگیا (ایت ۳۷-۳۸-۳۹-)

(محقق) دیکھئے خدا کی کم علمی۔ ابھی تو بہشت مین رہنے کے دعا دی اور ابھی کہا کہ نکلو۔ اگر آئندہ کی باتون کو جانتا ہوتا تو دعا ہی کیون دیتا؟۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ بہکانے والے شیطان کو سزا دینے سے خدا قاصر بھی ہے وہ وقت کس کے لئے پیدا کیا تھا؟ کیا اپنے لئے یا دوسرے کے لیے تو کیون آدم کو روکا؟ اس لئے ایسی باتین نہ خدا کی اور نہ اُس کی بنائی ہوئی کتاب کی ہو سکتی ہین ؂

آدم صاحب خدا سے کتنی باتین سیکھہ آئے تھے؟ اور جب زمین پر آدم صاحب آئے تب کسطرح سے آئے؟ کیا وہ بہشت پہاڑ پر ہے یا آسمان پر؟ اُس سے کیونکر اُتر آئے؟ کیا پرند کے مانند اُڑ کر یا پتھر کی طرح گر کر؟ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جب آدم صاحب خاک سے بنائے گئے تو اُن کے بہشت مین بھی خاک ہوگی؟ اور جتنے وہان فرشتے وغیرہ ہین وہ بھی خاک ہی کے ہونگے کیونکہ خاک کے جسم بغیر اعضا نہین بن سکتے اور خاکی جسم ہونے کی وجہ سے مرنا بھی ضرور لازم آئے گا۔ اگر وہان موت ہوتی ہے تو

وہاں سے بعد موت کہاں جاتے ہین؟ اور اگر موت نہین ہوتی تو اُنکی پیدائش بھی نہین ہونی چاہیئے۔ جب پیدائش ہے تو موت بھی ضروری ہے۔ ایسی صورت مین قرآن کا یہ لکھنا کہ بی بیان ہمیشہ بہشت مین رہتی ہین جھوٹا ہو جائے گا۔ کیونکہ آپ نہین بھی مرنا ہو گا۔ جب یہ حالت ہو تو بہشت مین جانے والون کی بھی موت ضرور ہو گی۔

(مدقق) سوامی جی! دیکھئے آپ کی بے علمی کہ اجازت کو آپ دعا سمجھے بیٹھے ہین۔ ملا صاحب! ”اسکن“ صیغہ امر مخاطب کا ہے جسکے معنے ہین ”رہو جنت مین“، پھر ساتھ ہی فرما بھی دیا کہ اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ تم نافرمان ہو جاؤ گے جس سے صحیح نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ امر اسکن کا ویسا ہی ہے جیسے پرمیشور کی طرف سے آریون کو حکم ہوتا ہے کہ مین نے تم کو کرم جونی (عمل خانہ) انسانی قالب دیا ہے اس مین رہنا اور بدکاریاں اور بد اخلاقیاں نہ کرنا ورنہ تم بندر اور سور بنائے جاؤ گے چنانچہ چند آریون کو وہ دن دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ کہئیے! پرمیشور کو گیان نہین ہے؟

(تکذیب) حضرت اگر سوامی جی بے علم ہوتے تو آپ کی امت کے پیغمبر ہو جاتے۔ ملا صاحب آپنے یہ تو بتلایا کہ اسکن صیغہ امر مخاطب کا ہے لیکن یہ نہین بتلایا کہ اگر دعا ہوتی تو کونسا صیغہ ہوتا کیونکہ صحیح کو مقابل رکھکر نہ دکھلایا جاوے تب تک غلط کہنا ہی بے دلیل ہے۔ صرف صرف امر مخاطب کہنے ہی سے آپ مدقق ہو گئے اور سوامی جی بے علم نہین حضور علمی بحث عربی کیطرح نہین جسکو آپ کی امت حاصل کر سکے

حضرت کی ناواقفیت یہانتک بڑہی ہوئی ہے۔ کہ دعوی اور مثال تو پیش
کرتے ہین لیکن دلیل کا نام نہین کیا اسی لیاقت پر آپ مدقق بنتے ہین
حلوا خوردن را روے باید۔ بحث کرنیکے واسطے لیاقت چاہیے۔ معلوم ہوتا ہے
کہ اب آپ اسلام کو ترک کرکے تناسخ کے قایل ہوگئے ہین کیونکہ مثال
مسلمہ پیش کیجاسکتی ہی۔ اگر مثال غلط ہوجاوے تو نتیجہ بھی غلط ہوجاویگا
پس اگر آریون کو خدا کا قالب انسانی اور بیج بوئیون مین پہنچنا آپ صحیح
مانتے ہین تو قرآنی خدا کو جو تناسخ سے انکاری ہے ناواقف کہنا ہی پڑیگا
اگر غلط جانتے ہین تو آپکے درشٹانت کے غلط ہوجانے سے آپکا سدھانت
غلط ہوگیا جس سے اہل عقل کو آپ کی نسبت یہ فتوی دینے کا موقعہ ملیگا۔
برین عقل و دانش بباید گریست ۔

(حق پرکاش) بہشت بیشک کسی مرتفع مکان پر ہوگا شاید وہان ہی
جہان پر جیو آتما (بقول آپ کے) مکتی (نجات) کے بعد رہتا ہے۔ دیکھو
ستیارتھ پرکاش سملاس نمبر ۹۔ تعجب ہے آپ پوچھتے ہین کہ آدم کو کتنی باتین
سکھائین۔ بھولے پنڈت جی مہاراج سب باتین جنکی آدم کو ضرورت ہے
سکھائین۔ قرآن مین کُلَّهَا کا لفظ دیکھیے۔

(تکذیب) حضرت کیا اسی کا نام جواب دینا ہے۔ اگر بہشت کسی
مرتفع مقام پر ہے تو اسکا ثبوت آپکے پاس کیا ہے کیونکہ جبتک کسی دعوے
کی دلیل نہو وہ دعوی ماننے کے لائق نہین ہوتا۔ کیا دعوی بے دلیل کا
نام جواب ہے بتلائیے آپکی بی علمی کا ثبوت نہین اس بے علمی پر یہہ غرور

کہ رشی دیانند جیسے عالم پر فتویٰ بے علمی۔ لیکن اندھے کی نظر مین اگر
سورج اندھیرا ہو تو تعجب کیا ہی ہے بیشک ہوگا۔ ہوگا کو اگر مستقبل
کے واسطے تسلیم کیا جاوے تو کیا اب بہشت موجود نہین۔ اگر ہوگا کو
مستقبل سے علیحدہ کیا جاوے تو وہ مشکوک ہی۔ بیشک کا شک ہے
خیالات اجتماع ضدین ہے جو آپ جیسے آتی کی اُمت کے مولوی فاضل
کے سوا کون عقلمند لکھ سکتا ہے۔ مولوی صاحب حمیت اسلام کے نشہ مین
اپنے بد نسبت نہ ہو جیئے کہ تمیز سے بالکل کنارہ کرنا پڑے۔ مہربان من مکتی مین
جیو کارن شریر مین رہتا ہے۔ لیکن کارن شریر کسی مرتفع مکان پر
نہین اسواسطے شاید وہان ہی ہو جہان جیو آتما مکتی کے بعد رہتا ہے یہ
دعویٰ بھی پہلے کے خلاف واقعہ ہوا ہے کیا اسی قسم کے بیدلیل دعووں سے
حمیت اسلام کو آپ سنائینگے یا کوئی علمی و عقلی جواب بھی ہے اگر خدا نے
آدم کو سب باتین جنکی بنی آدم کو ضرورت ہے سکھلا دین تو حضرت الہام
کی ضرورت ہی نہ ہی دوسرے ثبوت دیجئے کہ آدم کو یوگ ودیا۔ روحانی
علم۔ ریاضی۔ علم ہیئت وغیرہ آتے تھے اگر ثبوت مل گیا تو قرآن کا لفظ
کلہا صحیح ورنہ صریحاً گپ ثابت ہوگا علاوہ ازین آدم کو لکھنا سکھلایا
یا نہین اور آدم نے ان خدا کی تبلائی ہوئی باتون کو لکھا تہا یا
نہین اگر لکھا تہا تو کس کتاب مین اوسکا نام تبلائیے۔ اور اوس کی
ہستی کا ثبوت دیجئے اگر نہین لکھا تہا تو اسکا کیا ثبوت ہے کہ خدا نے
آدم کو لکھنا سکھایا تہا اگر نہین سکھلایا تہا تو کیا بنی آدم کو لکھنے کی

ضرورت ہی پائی نہین اور خدانے آدم کو جن حرفون مین لکھنا سکھلایا تھا
وہ کس زبان کے تھے جبتک ان کل باتون کا ثبوت ندین تب تک آپکا
اور آپکے قرآن کا لفظ کاتھا دعوی بیدلیل ہونے سے ثبوت جہالت ہے۔

(حق پرکاش) محقق جی کے پوربی سوال دیکھیے کہ آدم ہینا پر
کس طرح آئے " خدا کی حفاظت مین آئے اگر زیادہ کرید کرو تو سنو!
جسطرح غبارہ باز اتر آتے ہین اسطرح بھی اترنا ممکن ہے۔

(تکذیب) مولوی فاضل صاحب ذرا عقل کے ناخن لیجیے نہین مرتفع
مکان سے کبھی غبارہ باز کی طرح اوترنا ممکن ہوسکتا غبارہ باز اونچے سے
اوترا کرتا ہے آپکا بہشت مقام مرتفع پر ہے۔ اسواسطے غبارہ بازکیطرح
اترنا بتلانا تو آپکی بے علمی کا ثبوت ہے رہا خدا کی حفاظت مین آئے
اس سے سوامی جی کے سوال کا جواب کیسے ہوا۔ کیونکہ سوامی جی کا
(سوال یہ ہی) کیا وہ بہشت پہاڑ پر ہے یا آسمان پر۔ آپکا جواب ہے
مرتفع مقام پر۔ سوامی جی کا سوال ہے کیا پرند کی طرح اُڑکر آئے۔
یا پتھر کی طرح گر کر۔ آپ کہتے ہین خدا کی حفاظت مین آئے مسلمانون
اپنے مولوی فاضل اہل حدیث کے فتوی دینے سے محقق کے جواب دینے کی
لیاقت کی داد دینا۔ اگر ایسے ہی تمہارے مولوی فاضل ہوئے تو اس
شعر کے موافق ہے ۔ گر ہمین مکتب است و این ملان ۔ کار طفلان
تمام خواہد شد ۔ اسلام کا جلد خاتمہ ہونیوالا ہے۔

(حق پرکاش) حاکم کسی مجرم کو سزا دینے سے جب قاصر ہوا کرتا ہے

کہ اسکی سزا کا وقت آچکا ہو اور اگر وقت نہین پہنچا تو قبل از وقت قاصر کہنا آپکے فہم قاصر کا قصور ہے ورنہ بتلایئے محمود غازی مرحوم اور محمد غوری مغفور کو اتنی مدت عمر مین جس مین انہون نے ہندوستان کی کایا پلٹ دی پرمیشور نے کیون سزا دی۔

(تکذیب) حضرت جبتک مجرم کی سزا کا وقت نہ آیا ہو تو اوسوقت تک مجرم حوالات مین رہتا ہے۔ لیکن اگر کوئی مجرم توہین عدالت کرتا ہے تو اوسکو فوراً سزا دیجاتی ہے۔ پس چونکہ خدا نہ تو شیطان کو حوالات مین رکھ سکا اور نہ ہی اوس کے توہین کرنے پر سزا دی سکا اسواسطے سزا دینے مین قاصر ضرور ہے رہا پرمیشور نے محمود وغیرہ کو کیون سزا نہین دی۔ کیا آپ اونکو قصوروار سمجھتے ہین ہمارے خیال مین تو جو دکھ محمود وغیرہ سے اہل ہند کو پہونچا وہ اون کے پچھلے جنمون کی سزا تھی۔ شامت اعمال بصورت نادر گرفت + جب اونکو پرمیشور کی توہین کرنیوالا ثابت کرینگے۔ تب آپکا جواب دینا ہمارے ذمہ ہوگا ابھی تو صرف دعوی بیدلیل ہے۔

(ستیہ پرکاش) بیشک جو خاکی چیز ہے وہ محل موت ہوسکتی ہے۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے بدل یا تحلل پہنچتا رہے اور خدا اسکی موت نہ چاہے تو کچھ ضرور نہین کہ وہ ہنگام زندگی مرہی جائے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ بعض آدمی ایک روز بلکہ ایک سانس کی زندگی لے کر چل دیتے ہین اور بعض بہتر برس سے متجاوز ہو جاتے ہین تو یہ تفاوت ہمین متنبہ کرتا ہے کہ اون کی

تاریخ موت پرمیشور کے ہاتھ ہین ہے پس اسی طرح بہشتیون کی تاریخ موت
خدانے بے انتہا زمانہ پر ڈالدی ہو یا بالکل موت کو ان سے اٹھا ہی یا ہو
تو کیا خرابی ہے۔
(تکذیب) کیون مہربان مولوی صاحب مدقق صاحب آپ کوئی
خدا کا قانون مانتے ہین یا نہین۔ اگر خدا کا کوئی قانون ہے تو خدا کسی
شے کو واجب الوجود بنا سکتا ہے یا نہین اگر آپ کہین کہ جو شے پیدا ہوگی
وہ واجب الوجود کیسے ہو سکتی ہے کیونکہ واجب الوجود پیدایش سے مبرا
ہوتا ہے پس جسطرح خدا اپنی طرح دوسرا واجب الوجود خدا نہین بنا سکتا
اسیطرح کسی ممکن الوجود یا حادث شے کو ابدی نہین کرسکتا کیونکہ وہ
ممکن الوجود کی تعریف سے باہر ہے۔ ہر ممکن الوجود کے واسطے دو نفیون
کے درمیان ہونا لازمی ہے اسواسطے آپکی ہستی واجب الوجود کی تعریف
سے خالی ہین کیونکہ وہ پیدا شدہ ہین اور ممکن الوجود کی تعریف سے آپ
علیحدہ کرتے ہین کیونکہ آپ دو نفیون سے خالی بتلاتے ہین صرف ایک ہی
نفی جو پیدایش سے پہلے تھی اوسکو آپ تسلیم کرتے ہین لہذا آپکے
بہشتی ممتنع الوجود ہین سوا اے ان تین کے چوتھی کوئی ہستی نہین
اگر آپ کہین کہ اگرچہ منطق والون نے تین ہی قسم مانے ہین لیکن قادر مطلق
خدا چوتھی قسم کے بھی بنا سکتا ہے۔ لیکن اسکی کوئی مثال نہین۔ ایک
کنارہ والا دریا دنیا مین ناپید ہے ایک حد والی شے صفحہ دہر پر نمودار دہی
آپکا قادر مطلق خدا دوسرا بنانا چاہے تو بنا نہین سکتا۔ حضرت جو مثالین

آپنے دی ہین وہ آپ کی جہالت پر دال ہین کیونکہ ضرورت تھی حادثکو ابدی ثابت کرنیکی مثال حادث اور فانی کی دی پس کسی منطق سے جاکر تعلیم پایئے اور مثال دینے کی تمیز سیکھئے۔ اس غلط بات کے ماننے سے خرابی یہ ہوگی کہ خدا کا قانون خارج ہوکر آدمی کی اُمت کا قانون جاری ہو جاویگا۔ جس سے علم و عقل سے خارج دنیا مثل حیوانون کی جاہل ہو جاویگی۔

(حق پرکاش) اوس دن سے ڈرو کہ جب کوئی روح کسی روح پہ بھروسہ نہ رکھیگی۔ نہ اُس کی سفارس قبول کی جاویگی نہ اوس سے بدلہ لیا جاوے گا۔ اور نہ وے مدد پاوینگے (آیت ۴۸)

(تحقیق) کیا موجودہ دنون مین نہ ڈرین؟ برائی کرنے سے ہمیشہ ڈرنا چاہیے۔ جب سفارش نہ مانی جاویگی تو پھر یہ بات کہ پیغمبر کی شہادت یا سفارش سے خدا بہشت دیگا کیونکر صحیح ہو سکیگی کیا خدا بہشت والون ہی کا مددگار ہے۔ دوزخ والون کا نہیں؟ اگر ایسا ہے تو خدا طرفدار ہے +

(حق تحقیق) سوامی جی! ایسے ادنی معاف سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجاست "کسی دن سے ڈرنا" اور "کسی دن مین ڈرنا۔" ان دو عبارتون مین فرق ہے۔ آپ کو کون کہتا ہے کہ اُس دن سے موجودہ دنون مین نہ ڈرین۔ خدا آپکو نصیحت دے کیونکہ برائی کرنے سے ہمیشہ ڈرنا چاہیئے۔

پنڈت جی مہاراج سے کا لفظ جزا پر آیا کرتا ہے۔ چنانچہ آپ نے بھی جزائی کرنے سے لکھا ہے۔ چونکہ مسلمانون کے نزدیک کامل جزا سزا اُس دن مین ہوگی۔ اس لیئے کہا گیا کہ اوس دن سے ڈرو جسکے صاف معنی ہین کہ برائی کرنے سے ڈرو۔ سوامی جی! دیکھا "مین الزام اُن کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا"۔ اسی لیئے ہم بار بار عرض کرتے ہین کہ قرآن کو بھی کسی عربی پاٹ شالا مین رہ کر پڑھ لیتے تو تصویر کا رُخ اور ہوتا۔

(تکذیب) مولوی صاحب یہ دعویٰ تو آپنے کر دیا کیونکہ مسلمانون کے نزدیک کامل جزا سزا اوس دن ہوگی نہ تو اسکے واسطے کوئی ثبوت دیا اور نہ ہی قرآن سے ہی یہ دکھلایا ہے کہ اوس روز سے پہلے خداوند کریم نامکمل جزا سزا دیتا ہے اور اوس روز مکمل۔ جبتک قرآن کے حوالے سے اسکو نہ لکھین تب تک یہ دعویٰ بھی قایم نہین ہو اسلامون کا یہ اعتقاد ہے بلکہ صرف یہ آپکا دعویٰ بیدلیل ہے۔ چونکہ خدا فاعل بالخاصہ ہے اسواسطے اوسکی سزا و جزا کبھی نامکمل اور کبھی کامل ہو ہی نہین سکتی خدا اگر فاعل بالارادہ ہوتا تو ممکن تہا کہ وہ اپنے ارادہ سے ایسا کرتا۔ لیکن خدا کو فاعل بالارادہ ماننے مین بہت سے نقص آتے ہین۔ مثلاً خدا جس شے کا ارادہ کرتا ہو ارادہ سے پہلے وہ شے موجود تھی یا نہین اگر موجود نہ تھی تو شے کی عدم موجودگی مین شے کا علم نفی میں نسبت کا علم ہے جو او دیا ہے لیکن عالم کل خدا مین ادویا یعنی برعکس علم کا ہونا ناممکن ہے اسواسطے